عِلمُ المُناظرہ

مناظر اسلام شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ

مکتبہ اُویسیہ رضویہ ◎ سیرانی روڈ بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ

علم المناظرہ

تصنیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

زیر نگرانی

قاری غلام عباس صاحب نقشبندی صاحب موتی مسجد نوشہرہ درکالاں

Butt

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ
بہاولپور (پاکستان)

دوسرے سے طے کر لیں کہ کون کون سی کتب اور کن بزرگوں کے اقوال قابل قبول ہوں گے اور وہ کتب اور معتمد علیہ بزرگ کے حوالے فریقین کو مسلم ہوں گے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت کو اسلاف صالحین کے حوالہ جات قابل قبول ہوتے ہیں لیکن مخالفین پر افسوس ہے کہ وہ اسلاف صالحین کے بہت سے بزرگوں کو مجدد اور استاد و مرشد[1] ماننے کے باوجود جب حوالے دکھائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہمیں صرف قرآن و حدیث چاہیئے۔ (جب قرآن و حدیث پیش کی تصریحات دکھائی جائے تو پھر وہی عادت بے ڈھنگی ....

آخری فیصلہ | اس قاعدہ کی توضیح میں حاشیہ رشیدیہ میں لکھا کہ

"اذا لمناظر انما یکون مناظراً اذا کان غرضه اظهار الصواب واحقاق الحق لان المناظرة توجه المتخاصمین فی النسبة بین الشیئین اظهار الصواب ومن المعلوم ان طلب صحة النقل اذا کانت معلومة الٰی ان قال اذا کانت صحة معلوما ینفی ذالک الغرض اصلا فلا یعد مناظراً فی الاصطلاح"

(فافہم)

---

[1] دیو بندی بریلوی نزاع کا حل آسان ہے اس لیے کہ جانبین امام ربانی سیدنا احمد سرہندی قدس سرہ کو مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو امام اور شاہ عبد العزیز و شاہ عبد الحق محدث دہلوی کو مسلّم امام و استاذ اور حاجی امداد اللہ فضلائے دیو بند کے مرشد اور علمائے بریلوی کے مسلّم بزرگ ہیں اگی تصانیف صحیحہ کو حکم بنایا جائے حضرت مولانا عبد الستار نیازی مدظلہ نے یہی فارمولا پیش کر کے دیوبندیوں اور بریلویوں کو عام دعوت پیش کی اور اخبارات میں بار بار اعلان شائع کیا بریلوی علمائے نے فوراً لبیک پکار دی اور فضلائے دیو بند تا حال نہ صرف خاموش بلکہ منکر ہیں۔

قاعدہ | حوالہ صحیح دکھانے کے بعد کوئی کہے کہ ہمیں قرآن و حدیث کی تصریح چاہیئے یہ اس مناظرہ کی ہار کی دلیل ہے اس کے بعد صدر مناظرہ کو اعلان کرنا ہوگا کہ حوالہ نہ ماننے والا ہار گیا (فائدہ) دور حاضرہ میں دھوکہ عام ہے حوالہ کی خوب جانچ پڑتال کرنی چاہیئے اور سیاق و سباق اور مصنف (اہل حوالہ) کی غرض و عایت کی تحقیق کے بعد فیصلہ ہو عجلت میں فیصلہ یا اعلان ہار جیت نہ ہو۔

قاعدہ | کسی کی فریق کی دلیل کے بطلان سے اس کا دعویٰ باطل نہ ہو جائے گا کیونکہ ایک دعویٰ کی نہ صرف ایک دلیل ہوتی ہے بلکہ مختلف دلائل ہوتے ہیں اگر کوئی علمی کمی سے دوسری دلیل قائم نہیں کر سکتا تو اس کی اپنی کمی ہے (فائدہ) معلل (مدعی) کی اگر دلیل باطل ہو جائے تو اسے اب تغییر کے بغیر چارہ نہیں (رشیدیہ) اب وہ دعویٰ کے اثبات میں کوئی مضبوط چارہ اختیار کرے۔ (فائدہ) اگر کسی ایک جماعت کوئی مناظرہ ہار جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعی اس کا مذہب ہی باطل ہو گیا کیونکہ ہارنے والا علمی سرمایہ کم رکھتا ہوگا (وفوق کل ذی علم علیم) ہر اہل علم سے بڑھ کر اور اہل علم ہوتا ہے) لہٰذا اگر حتمی فیصلہ کرانا ہے تو اس کے جماعت کے سربراہ یا اس کے نمائندہ کو میدان میں اترنا لازمی ہوگا اس ہار جیت کے بعد حتمی فیصلہ ہو گا جیسے مسجد وزیر خاں لاہور میں دیو بندی بریلوی نزاع ختم کرنے پر فیصلہ ہوا کہ علمائے بریلوی کا سربراہ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا ابن امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما تشریف لائیں گے اور فضلائے دیو بند سے مولوی اشرف علی تھانوی یا اس کا نمائندہ۔ تاریخ شاہد ہے کہ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا بریلوی قدس سرہ اپنے اراکین علماء مسلک حق اہلسنت سمیت مسجد وزیر خاں لاہور کے سٹیج پر جلوہ گر ہوئے اور مولوی اشرف علی تھانوی نہ خود آیا نہ نمائندہ بھیجا۔ دیو بندی نے مجبور ہو کر ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کو پیش

کیا لیکن شیر اور گیدڑ والے مقابلہ والی بات ثابت ہوئی جس پر عوامی عدالت سے دیوبندیا فرقہ کی ہار اور اس کے بطلان عام اعلان کر دیا گیا اس واقعہ کی مکمل تفصیل فقیر کی کتاب "مناظرے ہی مناظرے" میں ہے۔

بحث ۴

مقدمہ معینہ کا منع ایک دلیل یا زیادہ ہو سکتا ہے جب کہ کلام کی بنا اسی پر ہو (قاعدہ) معلوم (مقصد) کا منع مطلقاً ناجائز ہے اور یہی مکابرہ ہے اسی لیے مانع کی کوئی بات ہرگز ہرگز مسموع نہ ہوگی جیسے ختم نبوت ایک مقصد واضح اور معلوم ہے اب کوئی اسے ظلی۔ بروزی وغیرہ کی چال چلے تو اس کی یہ چال مکر و فریب اور دجل ہے۔

قاعدہ

وہ بدیہی جس میں کچھ خفا ہے اس پر منع جائز ہے۔ (قاعدہ) کبھی منع غیر مضر ہوتا ہے اس لیے کہ کسی مقدمہ کا انتفاء اپنے اس مطلوب کو مستلزم ہوتا ہے جس پر اس دلیل سے استدلال کیا گیا ہے جو اس مقدمہ پر موقوف ہے اس منع کے بعد معلل (مدعی) پر لازم ہے کہ سائل (بالمقابل) کے منع کی تردید کرے یا کہ مقدمہ ممنوعہ جب فی نفس الامر ثابت ہے تو دلیل کامل ہو گئی اور اگر وہ مقدمہ ثابت نہیں تو دعویٰ ثابت ہے۔ علی تقدیر عدم ثبوتہا ای نقیضہا) جیسا کہ علم المنطق میں یہ بحث مشہور ہے کہ کوئی شے ثابت نہیں تو اس کی نقیض تو ثابت ہونی لازم ہے یعنی ارتفاع النقیضین وھو ممتنع) (شریفیہ مع حاشیہ رشیدیہ)

قاعدہ

مانع (بالمقابل) کو معلل (مدعی) دلیل کی تکمیل تک انتظار بہتر ہے اس لیے کہ معلل اتمام دلیل کے بعد مقدمہ کو ایسا ثابت کر دکھائے کہ سائل کو منع کی ضرورت ہی نہ پڑے یہی احسن بلکہ قواعد مناظرہ کے مطابق ہے اس لیے کہ مدعی کی گفتگو کی تکمیل سے پہلے خلل اندازی فضول بلکہ مناظرہ سے ہارنے کی علامت ہے اسے حاشیہ رشیدیہ پر مجادلہ سے تعبیر کیا ہے اور آج کل کے مناظروں کا یہی حال ہے

کو فریق بالمقابل کی گفتگو کے درمیان میں فریق ثانی شور مچانے لگ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ فریقین کی گفتگو کا ٹائم مقرر کرنا ضروری ہے تاکہ فریق اپنے وقت کے مطابق اپنے دلائل سمیٹ سکے۔

قاعدہ

جو فریق نقض یا معارضہ قائم کر رہا ہے اس میں فریق ثانی کو انتظار کرنا واجب ہے (شریفیہ)

بحث ۵

مانع (بالمقابل) کی سند صحیح چونکہ مقدمہ کے خفاء کو ملزوم اور مانع کے منع کو تقویت بخشتی ہے (اگرچہ اس کی ملزومیۃ و تقویۃ صرف مانع کا اپنا زعم ہے اسی لیے سند صحیح مقدمہ ممنوعہ سے مطلقاً اعم نہ ہوا اسی لیے علمائے مناظرہ نے فرمایا کہ کوئی مقدمہ ایسا نہیں کہ کسی نہ کسی حال میں موجود نہ ہو ورنہ وہ ہر مقدمہ کو اس سند سے منع جائز ہو جو سوفسطائیہ کا مذہب ہے وہ کہتے ہیں حقائق الاشیاء غیر ثابتہ (اشیاء کی حقیقتیں ثابت نہیں ہیں) اگر کوئی ایسی سند ہو تو اسے دانشور مکابرہ سے تعبیر کرتے ہیں جیسے ہمارے دور وہابیہ دیوبندیہ اپنے دعویٰ ثابت کرتے یا ہمارے دلائل کو کمزور یا باطل قرار دیتے وقت خوارج و اہل ظواہر (جیسے ابن حزم و داؤد ظاہری) اور معتزلہ کے ائمہ نام کے حنفی اور ابن تیمیہ و ابن القیم و ابن کثیر وغیرہ وغیرہ کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں

قاعدہ

کبھی کسی شے کو تقویۃ سند اور اس کی توضیح کو بصورت دلیل پیش کیا جاتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں جائز نہیں حالانکہ وہ تو یوں ہے اور یوں مثلاً وہابی دیوبندی سماع موتی کے انکار میں بعض معتزلہ کے اقوال پیش کرتے ہیں ہم اہلسنت انہیں ٹھکرا دیتے ہیں کہ انہیں کیوں نہیں مانا جاتا جب کہ وہ بھی حنفی ہیں ایسے ہی آج کل کے عوام دیوبندیوں کو حنفی سمجھ کر اہلسنت کو کہتے ہیں کہ جب وہ حنفی ہیں قران کی بات کیوں نہیں مانی جاتی تو ہم دونوں کے جواب یہی کہیں گے کہ وہ نام کے حنفی ہیں اور درحقیقت وہ